انتقادی مقالہ

دی محمدؐ (The Muhammad)

ڈاکٹر غزل کاشمیری

مستشرقین نے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر اپنی تحقیقات پیش کی ہیں۔ ان میں جرمنی، فرانس، انگلینڈ، ہالینڈ اور روس کے مستشرق خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان صاحبان علم و دانش نے بعض پہلوؤں سے اسلامی علوم و فنون کی ترویج و تحقیق کے سلسلہ میں گراں قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ بالخصوص مغازی و سیر اور عربی ادب کے نادر مخطوطات کی طباعت عالم اسلام پر احسان ہے۔ ان مستشرقین کی غالب اکثریت عیسائیوں اور یہودیوں پر مشتمل ہے۔ جن میں ہر مزاج کی شخصیات موجود ہیں۔ ان میں غیر جانبدار اور معتدل مزاج بھی ہیں مثلاً ایڈورڈ گبن، ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ، اے۔ جے آربری، کارلائل اور اینی میری شمل وغیرہ۔ بعض اسلام کی طرف ہمدردانہ رویے کا اظہار کرنے والے بھی ہیں مثلاً تار آندرے اور ڈیون پورٹ وغیرہ۔ بعض تو اسلام کی حقانیت اور آفاقیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ایمان سے مشرف ہو گئے۔ محمد مارماڈیوک پکتھال، محمد اسد اور مریم جمیلہ ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں، اس کے برعکس مستشرقین کے گروہ میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو انتہائی متعصب اور اسلام کے خلاف معاندانہ رویہ رکھتے ہیں اور یہ اکثریت میں ہیں۔ یہودیت اور عیسائیت کے من گھڑت عقائد کے رد میں اسلام کی زور دار تحریک ان کے تعصب کا سبب ہے، جس کے نتیجہ میں انہوں نے اسلامی عقائد کو مسخ کرنے، سیاق و سباق سے ہٹ کر واقعات کو پیش کرنے اور غلط تاویلات کے ذریعے، اسلام پر بھرپور وار کئے۔

مستشرقین جب قرآن حدیث وغیرہ پر کلام کرتے ہیں تو بلا شبہ ان کی تحقیقات لائق

تحسین ہوتی ہیں ۔ گستاو فلوگل' اے ۔ جے ۔ ولسنک' فلپ ۔ کے ۔ ہٹی' اے گلیوم دیاگانیلام) کارل بروکلمان اور آر ۔ اے ۔ نکلسن وغیرہ کی تحقیقات کو مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب مستشرقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو زیر بحث لاتے ہیں تو ان کا متعصبانہ رویہ انتہا کو چھونے لگتا ہے۔ اس طبقہ کے مستشرقین کا سرخیل ولیم میور تھا۔ عصر حاضر میں منٹگمری واٹ یہی روش اختیار کئے ہوئے ہیں ۔ واٹ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وہ طعن کیا ہے جو ولیم میور کر چکا ہے۔ لیکن واٹ زبان و بیان کی سحر انگیزی میں اپنی متعصبانہ تحقیقات کو اس انداز میں پیش کرتا ہے کہ عام قاری اس کی ضرب کاری کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔

ٹائن بی بھی اس صدی کا عظیم مورخ ہے۔ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اس کے خیالات ملاحظہ فرمائیں:

"اسلام ایک سریانی مذہب ہے ۔ بانی اسلام اولاً یہودیت سے متاثر ہوئے ۔ ثانیاً وہ نسطوریت سے متاثر ہوئے جو عیسائیت کی ہی ایک شکل ہے"۔ (۱)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

"محمدؐ رومی سلطنت سے زبردست متاثر تھے۔ کیونکہ رومی سلطنت کی سماجی زندگی کے دو پہلو ہیں ۔ مذہب میں توحید پرستی اور انتظامیہ میں نظم و ضبط ۔ محمدؐ نے انہی دونوں اوصاف کو عربی قالب میں ڈھالا۔ دونوں کو ختم کرکے ایک ادارے کی شکل بنائی ۔ محمدؐ نے اپنی حیات کا یہ مشن دو مرحلوں میں پورا کیا ۔ پہلا مرحلہ خالصتاً مذہبی تھا۔ یہ مرحلہ مکی زندگی پر مشتمل ہے۔ دوسرا مرحلہ ہجرت کے بعد مدنی زندگی کا ہے۔ اس مرحلہ میں مذہب پر سیاست کا غلبہ ہو گیا۔ محمدؐ پہلے مرحلہ میں سولون (Solon) سے مشابہت رکھتے ہیں اور دوسرے مرحلے میں قیصر سے مشابہہ ہیں ۔ سولون ☆ پہلے تاجر تھا پھر مدبر بن گیا۔ قیصر پہلے سیاست دان (Politician) تھا بعد میں مدبر (States man) بن گیا"۔ (۲)

☆ سولون ایتھنز کا شاعر اور نامور دانشور تھا۔

مستشرقین کا ایک طبقہ اور بھی ہے ۔ یہ کمیونسٹ مستشرقین پر مشتمل ہے ۔ بقول ان کے یہ مذہب سے ہٹ کر سماج میں ارتقاء کا تجزیہ جدلیاتی انداز سے کرتے ہیں ۔ یہ مذہب کو ریاست

کا سپر سٹرکچر کہتے ہیں ۔ ان کے مطابق ریاست کی اصل بنیاد معاشی عوامل ہیں ۔ یہ کسی عہد کی خوشحالی یا کسی شخصیت کی عظمت میں اس عہد کے معاشی نظام کو کلیدی اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن یہ حضرات بھی جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تجزیہ کرتے ہیں تو دھریت کے خرقہ سالوس میں مذہبی مہاجن ہی نظر آتے ہیں۔

اس طبقہ کا گل سرسبد فرانس کا میکسیم روڈن سن (Maxime Rodinson) ہے۔ یہ ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوا ۔ اس کا والد پیرس کی جیوش ورکرز ٹریڈ یونین کے بانیوں میں سے تھا۔ گویا روڈن سن کا خاندانی مذہب یہودیت ہے۔ ۱۹۳۷ء میں روڈن سن کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہو گیا۔ لیکن ۱۹۵۸ء میں اس نے پارٹی کو خیرباد کہہ دیا۔ لیکن مارکسزم سے اس کا تعلق باقی رہا۔ اور ابھی تک اس کے نظریہ دان کی حیثیت سے مصروف عمل ہے)۔ اس کی ایک کتاب "Capitalism Islam and" ہے۔ یہ محققانہ کتاب پنگون بکس انگلینڈ سے ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔

اس کتاب میں روڈن سن نے قبل از اسلام اور عہد رسالت کے معاشی عوامل کا نہایت عرق ریزی کے ساتھ تجزیہ پیش کیا ہے ۔ اس عہد کی جدلیاتی تعبیر پیش کر کے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ یہ عہد بھی سرمایہ داری کا عہد تھا۔ کیونکہ جس نظام میں نجی ملکیت اور آزاد تجارت کا غلبہ ہو وہ سرمایہ داری ہی کی ایک شکل ہے جیسا کہ قدیم یونان میں تھا ۔ غالباً ذاتی ملکیت کے موید ہونے کے سبب روڈن سن مولانا مودودی کے اسلامی معاشی نظریہ کی تائید کرتا ہے۔ مندرجہ بالا کتاب کے علاوہ روڈن سن کے دو طویل مقالات اور بھی ہماری نظر سے گذرے ہیں:-

A Critical Survey of Modern studies on Muhammad.

یہ مقالہ انگریزی کتاب Studies on Islam میں چھپا ہے (۳) ۔ دوسرا طویل مقالہ The Western Imageand Western Studies of Islam ہے۔ یہ پر مغز مقالہ انگریزی کتاب The Legacy of Islam میں شائع ہوا ہے۔ (۴) ۔

دونوں مقالے علمی انداز، گہری تحقیق، منطقی استدلال اور معروضی انداز فکر کے بہتر نمونے ہیں ۔ یہ اسلام کے بارے میں مغربی نکتہ نظر کے شاہکار ہیں (۵) ۔

روڈن سن کی ایک اور کتاب The Muhammad ہے۔ یہ فرانسیسی میں لکھی گئی ہے۔ اسے انگریزی کے قالب میں این کارٹر (Anne Carter) نے ڈھالا ہے ۔ یہ کتاب

۱۹۸۳ء میں پینگون پریس کی طرف سے انگلینڈ سے شائع ہوئی ہے۔ ہمارے پیش نظر اس وقت یہی کتاب ہے ۔ روڈن سن نے جب یہ کتاب لکھی تو اس کے پیش نظر جرمنی کے گولڈ زیہر' تھیوڈور نول ڈیکے ' برطانیہ کے رچرڈ بیل اور واٹ رہے ہیں۔ یہ واٹ وہی ہیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے' عربی ماخذ میں ابن ہشام اور ابن سعد اس کے مدنظر رہے ہیں' وہ بھی انگریزی تراجم کے ساتھ ۔ گلیوم نے جو ابن ہشام کا انگریزی ترجمہ کیا ہے اس کے بارے میں لکھتا ہے' اس ترجمہ میں بے شمار اغلاط ہیں۔ یہ اس کا اپنا قول ہے ورنہ ہمارے نزدیک گلیوم کا ترجمہ مستند شمار کیا جاتا ہے۔

عجیب بات ہے کہ وہ روڈن سن جو دیگر کتب و مقالات میں تحقیقی معیارات کو ہمیشہ ملحوظ رکھتا ہے' وہ اپنی اس کتاب The Muhammad میں ان تمام تحقیقی معیارات سے صرف نظر کرتے ہوئے بے بنیاد واقعات درج کر کے ان سے غلط استدلال کرتا ہے۔ اس کی یہ کتاب غلط مبحث اور تضادات کا شاہکار ہے ۔ پوری کتاب میں متعصبانہ رویہ کارفرما نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ عیسائیوں کے بارے میں متعصبانہ بیانات دیتا ہے' انھیں جاہل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس قوم پرستی کی بنیاد پر عبداللہ بن ابی کی شان میں رطب اللسان ہے ۔ عمومی طور پر صحابہ کو اپنی طنز کا نشانہ بناتا ہے ۔ جناب صدیق اکبرؓ سے متعلق بھی پھبتی کستا ہے۔

ذیل میں ہم اس کتاب کا تفصیل تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

حقائق سے ناواقفیت اور بے سند دعوے

میکسیم روڈن سن نے جگہ جگہ واقعات کو غلط انداز میں پیش کیا ہے۔ اسماء کا اندراج غلط کیا اور بے بنیاد دعوے کئے ہیں ۔ مثلاً:

۱۔ محمدؐ نے خط و کتاب کا جواب دینے کیلئے زید بن حارثہؓ کو آرامی یا عبرانی زبان سیکھنے کا حکم دیا تھا۔ (ص ۲۰۵)

۲۔ محمدؐ نے عیسائیت کے بارے میں زید بن حارثہؓ سے جو آپؐ کے غلام تھے بہت کچھ سیکھا ہوگا۔ (ص ۹۹)

۳۔ خطبہ حجتہ الوداع کی بعض شقیں مسلمانوں نے بعد میں شامل کی ہیں ۔

۴۔ مولفتہ القلوب کو فتح مکہ کے موقعہ پر انعام و اکرام سے نوازا گیا تھا۔

۵۔ محمدؐ نے دیوی عزیٰ کے آگے بھیڑ کی قربانی دی تھی۔ (ص ۴۸۰)

۶۔ میسلمہ کذاب نے محمدؐ سے پہلے یمامہ میں اعلان نبوت کر رکھا تھا۔ اس نے اپنا نام رحمان رکھا ہوا تھا۔ محمدؐ نے نبوت کے حقائق اسی سے سیکھے تھے۔ (ص ۶۷)

۷۔ محمدؐ نے غزوہ تبوک کے بعد مختلف ممالک کے بادشاہوں کو تبلیغ اسلام کے لئے خطوط لکھے تھے۔

۸۔ واقعہ افک سے متعلق روڈن سن لکھتا ہے:

"اس واقعہ کے تقریباً بیس برس بعد علیؓ عائشہؓ کے بارے میں یہ رائے دینے کی پاداش میں ایک قاتل کی تلوار سے مارے گئے"۔ (ص ۲۰۲)

۹۔ صلح حدیبیہ کے بارے میں لکھتا ہے: اس صلح پر عمرؓ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ بعد میں عمرؓ کہا کرتے تھے اگر میرے ساتھ اس وقت سو آدمی بھی ہوتے تو میں یہ صلح کبھی نہ کرتا۔ (ص ۲۵۱)

۱۰۔ میثاق مدینہ کے بارے میں لکھتا ہے "یہ کوئی مستند وثیقہ نہیں ہے ۔ تاہم اس میں کچھ دلائل و حقائق موجود ہیں۔ (ص ۱۵۱۔۱۵۴)

۱۱۔ ہجرت حبشہ کے سربراہ عثمان بن مظعونؓ تھے ۔ حالانکہ اس کے سربراہ حضرت عثمان بن عفانؓ تھے۔ (ص ۱۱۴)

۱۲۔ قرآن میں جنت کا جو نقشہ پیش کیا گیا ہے وہ سینٹ افرائیم (St. Ephraem) کی ایک نظم سے ماخوذ ہے' جو عراق کا پادری تھا۔ اس کی یہ نظم عربوں میں مشہور و معروف تھی۔ دعوی بلا دلیل ہے۔

تاریخ و سیر کا عام طالب علم بھی جب روڈن سن کے تاریخی تسامحات اور بے بنیاد دلائل پر نگاہ ڈالتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے' زید بن ثابتؓ کی جگہ زید بن حارثہؓ کا نام لکھ دیا' مولفتہ القلوب کو غزوہ طائف میں انعامات سے نوازا گیا مگر مصنف موصوف نے اسے "فتح مکہ کے موقعہ" پر لکھ دیا۔ ہجرت حبشہ میں سربراہی حضرت عثمان بن عفانؓ کر رہے تھے جسے روڈن سن نے عثمان

بن مظعونؓ لکھ دیا۔ واقعہ افک اور صلح حدیبیہ سے متعلق حضرت عمرؓ کا رویہ روڈن سن کے بے دلیل بیانات ہیں۔

تضادات:

میکسیم روڈن سن نے اپنی اس کتاب میں جگہ جگہ تضادات کا ثبوت دیا ہے۔ کسی کتاب میں تضادات کی بھرمار مصنف کی اپنے موضوع سے ناانصافی کا مظہر ہوتی ہے ایسا مصنف اپنے موضوع سے عدم دل چسپی کا بھی شکار ہوتا ہے۔ دنیا کے ہر بڑے انسان کی تصنیف میں کہیں کہیں تضاد ضرور آئے گا۔ لیکن روڈن سن کی "دی محمد" میں تضادات کی اتنی کثرت ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے وہ جلد از جلد اس بارگراں سے جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ لکھتا ہے:

"ہجرت کے وقت محمدؐ اور ابوبکرؓ کے ذہن میں کوئی منصوبہ نہیں تھا"۔ (ص ۱۴۸) پھر آگے چل کر لکھتا ہے:

"جب محمدؐ ہجرت کر رہے تھے تو ان کے ذہن میں یہ بات ضرور تھی کہ مدینہ کے توحید پرست حضرات ان کی مدد کریں گے"۔ (ص ۱۵۸)

یہ روڈن سن کا اپنا مفروضہ ہے۔ مدینہ میں توحید پرست طبقہ یہودیوں کا تھا اور سب سے بڑھ چڑھ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت انہی توحید پرستوں نے کی تھی۔ یہ بات روڈن سن محض یہودیت کی طرف میلان رکھنے کی وجہ سے کہہ رہا ہے۔ ورنہ تاریخ بتاتی ہے کہ بیعت عقبہ اولی اور بیعت عقبہ ثانیہ میں ایک بھی یہودی موجود نہ تھا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی صاحب بصیرت شخصیت یہودیوں سے مدد کی توقع کیسے کر سکتی تھی؟

۲۔ میکسیم روڈن سن معجزات کا منکر ہے۔ لیکن جنگ بدر میں حضورؐ کے لشکر کے کفار پر کنکریوں کے پھینکنے والے قصے کو سنجیدگی سے بیان کرتا ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔

۳۔ ایک جگہ لکھتا ہے: تیرہ سو سال گزرنے کے باوجود قرآنی عربی کا سحر آج تک قائم ہے۔ لکھتا ہے:

"قرآن محمدؐ کے تحت الشعور کا ثمرہ ہے۔ (ص ۲۱۹) لکھتا ہے: محمد نے قرآن میں ردوبدل بھی کیا ہے"۔ (ص ۲۴)

۴۔ لکھتا ہے: "محمدؐ کی تعلیمات میں کوئی انقلابی چیز نہیں ملتی"(ص ۹۴) ۔ لیکن دوسری جگہ لکھتا ہے: "محمد ایک انقلابی صوفی تھے۔ جنہوں نے سماج کو بدلنے کی کوشش کی"۔ (ص ۸۲)

۵۔ لکھتا ہے: "محمدؐ ایک متوازن، عقیل و مدبر، زبردست قوت برداشت کے مالک سیاست دان اور بادشاہ تھے:" (ص ۸۱) دوسری جگہ لکھتا ہے: "محمدؐ بیک وقت مسیح و شارلیمان تھے" ۔ (ص ۲۹۴) یہ وہی مفروضہ ہے جو ٹائن بی نے پیش کیا ہے، صرف ناموں کا فرق ہے۔

۶۔ کتاب کے آخر میں گوئٹے اور کارلائل کو خراج تحسین پیش کرنے کے بعد جو کچھ روڈن سن نے کہا ہے وہ من وعن پیش خدمت ہے ۔ قارئین خود ہی اندازہ لگائیں کہ یہ پورا پیرا گراف تضادات کا کتنا خوبصورت مرقع ہے ۔ لکھتا ہے: "محمدؐ کو ہر شخص نے اپنے اپنے مزاج اور نفسیات کے مطابق پایا ہے ۔ محمدؐ کی تصویر پیش کرنا آسان نہیں ہے ۔ محمدؐ کی شخصیت کوئی مافوق الفطرت دیو مالائی نہیں جو دوسروں کیلئے خوبصورت انداز میں تخلیق کی گئی ہو ۔ آپؐ نہ تو سرد مزاج دھوکہ باز تھے اور نہ ہی سیاسی نظریہ ساز تھے اور نہ ہی وہ ایسے صوفی تھے جس نے اپنا تن من دھن حب خدا میں لٹا دیا ہو۔ اگر ہم محمدؐ کو صحیح انداز میں پیش کرنا چاہیں تو بہت مشکل پیش آئے گی۔ کیونکہ وہ ایک پیچیدہ شخصیت تھے۔ یہ شخصیت تضادات سے بھرپور ہے۔ وہ اپنی ذات کیلئے مسرت کے بھی متلاشی تھے لیکن تجرد میں بھی ڈوبے ہوئے تھے ۔ وہ اکثر اوقات رؤوف ورحیم نظر آتے ہیں اور کبھی کبھار ظالم و سنگ دل بھی نظر آئے ہیں ۔ وہ خوف خدا سے سرشار بھی تھے مگر ساتھ ہی ایسے سیاست دان بھی تھے جو ہر مہم کیلئے تیار بھی رہتے تھے۔ عام زندگی میں انہیں خطابت کا ملکہ حاصل نہیں تھا۔ لیکن قلیل عرصہ میں وہ اس قابل ہو گئے تھے کہ وہ اپنے لاشعور سے ایسے جملے تخلیق کریں جن میں شعری مدوجزر پایا جاتا ہے ۔ آپؐ دھیمے مزاج والے مضبوط اعصاب والے اور بہادر انسان تھے ۔ مگر ساتھ ہی باحیا اور شرمیلے بھی تھے۔ آپؐ ایک زیرک اور جلد گھل مل جانے والے انسان تھے۔ گاہے معاف کرنے والے اور گاہے منتقم مزاج، کبھی مغرور اور کبھی منکسر المزاج اور کبھی زاہد اور کبھی ہوس پرست انسان تھے۔ وہ ایک فطین انسان تھے ۔ لیکن کچھ اشیاء کی کنہ حاصل کرنے سے قاصر بھی تھے۔ ان کے اندر ایک طاقت بھی

تھے ۔ ان کے اندر ایک طاقت تھی جو شاذ و نادر انسانوں میں ہوتی ہے وہ طاقت جو دنیا کو تہہ و بالا کر دیتی ہے۔ ان تمام تضادات پر ہمیں استعجاب ہوتا ہے وہ کیسی طاقت اور کمزوری کا مجموعہ تھے۔ بہرحال وہ تمام انسانوں کی طرح اپنے عہد کی خوبیوں اور خامیوں سے متصف تھے اور قبیلہ قریش کا یہ محمدؐ بن عبداللہ ہمارا ہی بھائی ہے"۔(ص ۳۱۳)

کتاب کے ابتدائی صفحات میں روڈن سن نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نفسیاتی جائزہ لیا ہے کہ آپؐ نے معاشرے کی اصلاح و تربیت کا عظیم بیڑہ کیوں اٹھایا ۔ اس کے نفسیاتی اسباب تین تھے۔ روڈن سن کا تجزیہ ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتا ہے : محمد تین طرح سے غیر مطمئن انسان تھے۔

۱۔ وہ والدین اور دولت سے محروم انسان تھے ۔ وہ نچلے طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

۲۔ وہ عظیم جنسی طاقت کے مالک ہونے کے باوجود اولاد ذکور سے محروم تھے۔

۳۔ وہ اپنے عہد کے عیسائی اور یہودی کاہنوں کے معیار اخلاق سے غیر مطمئن تھے ۔ بلکہ وہ ایرانی و رومی طرز سیاست سے بھی محروم تھے۔

دوسرے الفاظ میں روڈن سن کہنا یہ چاہتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا تین محرومیوں کے رد عمل کے طور پر سامنے آئے اور دنیا کی اصلاح پر کمربستہ ہو گئے۔

اسلامی ریاست کے بارے میں رائے :

میکسیم روڈن سن نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ ریاست کے بارے میں کچھ فکر انگیز باتیں کہی ہیں جو نئی بھی ہیں اور قابل غور بھی مثلاً:

۱۔ اسلام نے عربوں کو تمام ضروریات زندگی مہیا کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ محمدؐ نے مالتھس کے معاشی نظریہ کو اپنانے سے پرہیز کیا ہے ۔ آپؐ کی سلطنت اگرچہ ایک عبوری مرحلہ سے گذر رہی تھی پھر بھی اس میں ایمانویل کانٹ کے نظریہ عقل خالص کے مطابق ہر فرد کو عمل کی آزادی حاصل تھی۔ اس ریاست میں انفرادیت پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ (ص ۲۲۹)

۲۔ بعد میں یہی اسلامی ریاست "مرجھا جانے" کی بجائے ٹھوس بنیادوں پر قائم ہو گئی ۔ اور اپنے ابتدائی عشروں میں ماضی کی بہ نسبت زیادہ مضبوط ہو گئی (ص ۲۲۶)

۳۔ فتح مکہ کے وقت محمدؐ نے عتاب بن اسید کو مکہ کا پہلا گورنر مقرر کیا۔ اس کی اجرت روزانہ ایک درہم مقرر کی۔ تنخواہ دار ملازم کی یہ پہلی مثال ہے۔

۴۔ محمدؐ کی وفات پر آپؐ کا جسد تبدیل ہو گیا تھا مگر صحابہؓ سیاسی اقتدار کی جنگ لڑ رہے تھے۔ یہ تاریخ میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ قیصر کی وفات پر اینٹونیو (Antonio) بھی ایسا ہی کر رہا تھا۔ لینن کی وفات پر سٹالن نے بھی سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی اسی طرح کوشش کی تھی۔ (ص ۲۹۲)

۵۔ محمدؐ عربوں کے بادشاہ اور لارڈ آف مدینہ تھے۔

مذکورہ بالا سطور میں روڈن سن کے بعض اعتراضات کو تاریخ اور کتب سیر کے اولین ماخذ کی روشنی میں دیکھا جائے تو صریحاً بے بنیاد اور مبنی بر تعصب نظر آتے ہیں۔ اور حیران کن بات یہ ہے کہ منہج تحقیق کے جملہ قواعد و ضوابط کو نظرانداز کر دیا گیا۔

حوالہ جات

1- *A Study of History vol.1 p. 83 Oxford 1956.*

2- *Abid. Vol. 3 p. 277 - 278.*

3- *Translated and edited by Merlin L. Swartz Oxford University Press 1981. P. 23 to 60.*

4- *Edited by C. E. Bosworth • Joseph Schcht. P. 9 Oxfrd University Press. Second Edition 1979.*

۵۔ قرون وسطیٰ میں عیسائی اور یہودی علماء اسلام کے بارے میں جو رائے رکھتے تھے۔ اس کے لئے نارمن ڈینئیل (Norman Daniel) کی کتاب: Islam and the west : The making of an Image ملاحظہ ہو۔